سوال

لیے انسانی کاوش75

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہے؟ رزق میں زیادتی وکمی تقدیر پر منحصر ہے؟ یا انسان کی کوشش کا عمل دخل ہے؟

ن:230،اردو ترجمہ مولانا محمد ذکریا"میں لکھتے ہیں:

(1)''مکتوب علی ظہر الحوت والثور رزق فلان بن فلان فلا یزداد الحریص الاجہد''

(2)(رزق مقسوم مفروغ منہ ولیس تقوی تقی بزائدہ ولا فجور فاجر بناقصہ'')(ص:194)

سان کے اعمال کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔جس طرح روایت میں آتا ہے۔

یبسط اللہ رزقہ وان ینساله من اثرہ فلیصل رحمہ)(صحیح البخاری کتاب البیوع باب من احب البسط فی الرزق(2067)(الحدیث)

ان کو199۔

بعۃ قد فرغ منہن الخلق وا لخلق والرزق والاجل'')

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نے کیا کچھ کرنا ہے اس بنا پر اس کو اعمال میں سعی کا حکم ہے اللہ رب العزت نے "سورۃ الانعام" میں ان مشرکین کی پر زور تردید کی ہے۔جنھوں نے شرکیہ افعال کے لیے۔مشیت الٰہیٰ کو وجہ جواز بنانا چاہا وجہ ابطال یہ ہے کہ اگر یہ دلیل وحجت ان کے لیے نفع بخش ہوتی تو اللہ ان کو متنوع عذاب میں بتلانہ

ذاقوا بَأسَنا...١٤٨...سورة الانعام

ام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کی کیا ہم عمل کرنا چھوڑ دیں۔صرف تقدیر پر بھروسہ واعتماد کر کے بیٹھ جائیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ایسا مت کرو۔

(اعملوا فکل میسر لما خلق لہ) صحیح البخاري کتاب القدر باب جف القلم علی علم اللہ(٦٥٩٦) وصحیح مسلم (٦٧٣١)

ن ہے۔جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے۔"

بھی تقریباً اسی امر کی وضاحت ہے قضاء قدر سے کوئی شی خارج نہیں۔ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(فالذي فی علم اللہ لا یتقدم ولا یتاخر والذي فی علم الملک ہو الذي یمکن فیہ الزیادۃ والنقص والیہ الاشارۃ بقولہ تعالیٰ ((یَمۡحُوا۟ اللَّهُ مَا يَشَاۤءُ وَيُثۡبِتُ ۖ وَعِندَهُۥۤ أُمُّ ٱلۡكِتَـٰبِ)) فالمحو والاثبات بالنسبۃ لما فی علم الملک ومافی ام الکتاب ہو الذي فی علم اللہ فلا محو فیہ البتہ ویقال لہ: القضاء المبرم ویقال لاول: القضاء المعلق'')(فتح البارئ

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص254

محدث فتویٰ